تحقیقی، اِصلاحی اور علمی

# مقالات

## جلد چہارم

تالیف

حافظ زبیر علی زئی

الکتاب اِنٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵

## تحقیقی، اِصلاحی اور علمی

# مقالات

## (جلد چہارم)

تالیف

حافظ زبیر علی زئی

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | مقالات تحقیقی، اصلاحی اور علمی |
| تالیف | : | حافظ زبیر علی زئی |
| ناشر | : | سید شوکت سلیم سہسوانی |
| جلد | : | چہارم |
| اشاعت | : | اپریل ۲۰۱۳ء |
| قیمت | : | -/350 روپے |

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

F-50 B، مرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۲۵

Phone:. 9312508762, 011-26986973

E-mail:. alkitabint@gmail.com

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ دارالسلام، گاؤکدل، سرینگر، کشمیر

۲۔ القرآن پبلیکیشنز، میسومہ بازار، سرینگر، کشمیر

۳۔ مکتبہ دارالسلام، اننت ناگ، کشمیر

۴۔ مکتبہ المعارف، محمد علی روڈ، ممبئی

۵۔ مکتبہ ترجمان، اردو بازار، دہلی۔۶

# ابو عمر احمد بن عبدالجبار بن محمد العطاردی التمیمی الکوفی

ابو عمر احمد بن عبدالجبار بن محمد العطاردی التمیمی الکوفی رحمہ اللہ ذوالحجہ ۱۷۷ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۷۲ھ میں ۹۵ سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی۔

آپ نے اپنے ثقہ والد عبدالجبار بن محمد العطاردی اور عبداللہ بن ادریس (۱۹۲ھ) ابومعاویہ محمد بن خازم الضریر (۱۹۵ھ) محمد بن فضیل بن غزوان (۱۹۵ھ) وکیع بن الجراح (۱۹۷ھ) یونس بن بکیر الشیبانی (۱۹۹ھ) اور ابو بکر بن عیاش (۱۹۴ھ) وغیرہم سے روایات بیان کیں۔ رحمہم اللہ

آپ کے شاگردوں میں ابو بکر بن ابی داود، قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی، ابوعلی اسماعیل بن محمد الصفار، ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، ابن ابی الدنیا، ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم اور ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی وغیرہم ہیں۔ رحمہم اللہ

آپ کے بارے میں محدثین کرام کے درمیان جرح وتعدیل میں اختلاف ہے اور جمہور محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

## جارحین اور جرح:

جارحین اور جرح مع حوالہ وتحقیق درج ذیل ہے:

۱: امام محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی رحمہ اللہ (مطین) نے فرمایا: "أحمد بن عبدالجبار العطاردي كان يكذب" احمد بن عبدالجبار العطاردی جھوٹ بولتا تھا۔

(تاریخ بغداد ۲۶۳/۴ ت ۲۰۰۴ وسندہ صحیح)

محمد بن عبداللہ الحضرمی تک اس روایت کی سند صحیح ہے، احمد بن ابی جعفر القطیعی سے مراد ابوالحسن احمد بن محمد العتیقی ہیں۔ (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ۶۰۲/۱۷)

اس قول پر خطیب بغدادی نے جرح کی ہے، یعنی یہ قول (جمہور کے خلاف ہونے

کی وجہ سے) باطل ہے۔ (دیکھئے تاریخ بغداد ۴/ ۲۶۴۔ ۲۶۵)

۲: امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''**كتبت عنه و أمسكت عن التحديث عنه لما تكلم الناس فيه .** ''میں نے اس سے دو روایتیں لکھیں اور اس وجہ سے اس سے حدیث بیان کرنا چھوڑ دی کہ لوگوں نے اس پر کلام کیا ہے۔

(الجرح والتعدیل ۲/ ۶۲)

بطورِ فائدہ عرض ہے کہ اس سے یہ مستنبط ہوسکتا ہے کہ ابن ابی حاتم اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ واللہ اعلم

۳: امام ابوحاتم الرازی نے فرمایا: ''**ليس بقوي** '' وہ قوی نہیں۔

(الجرح والتعدیل ۲/ ۶۲)

۴: امام ابن عدی الجرجانی نے کہا: ''**رأيت أهل العراق مجمعين على ضعفه و كان أحمد بن محمد بن سعيد لا يحدث عنه لضعفه ...**''

میں نے اہلِ عراق کو دیکھا، وہ اس کے ضعیف ہونے پر متفق تھے اور احمد بن محمد بن سعید (بن عقدہ، رافضی اور چور) اس سے اُس کے ضعیف ہونے کی وجہ سے حدیث بیان نہیں کرتا تھا... (الکامل ۱/ ۱۹۴، دوسرا نسخہ ۱/ ۳۱۳۔ ۳۱۴)

اس قول میں اہلِ عراق نامعلوم ہیں اور ابن عقدہ گندا آدمی اور چور تھا۔

(دیکھئے میری کتاب: تحقیقی مقالات ج ۱ ص ۴۷۷۔ ۴۷۹)

امام ابن عدی نے مزید فرمایا: ''**ولا يعرف له حديث منكر وإنما ضعفوه لأنه لم يلق من يحدث عنهم .**'' اور اُس کی کوئی منکر حدیث معلوم نہیں اور انھوں نے اسے صرف اس وجہ سے ضعیف کہا کہ اُس نے اُن لوگوں سے روایت بیان کی جن سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ (الکامل ۱/ ۱۹۴، دوسرا نسخہ ۱/ ۳۱۴)

عرض ہے کہ تہذیب الکمال وغیرہ میں اُن کے جن اساتذہ کا ذکر ہے، ان سب سے اُن کی ملاقات ممکن ہے، لہٰذا بعض نامعلوم لوگوں کی طرف سے ''ملاقات نہیں ہوئی تھی۔''

والی جرح مردود ہے۔

☆ حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک (۳۴۴/۱ ح ۱۲۷۴) میں احمد بن عبدالجبار کو ضعیف کہا، لیکن اسی کتاب میں دوسری جگہ احمد بن عبدالجبار کی بیان کردہ حدیث کو "صحیح" کہا۔ (دیکھئے ج ۴ ص ۲۵۴ ح ۷۶۴۹)

حافظ ذہبی نے فرمایا: "حديثه مستقيم و ضعفه غير واحد" ان کی بیان کردہ حدیثیں سیدھی (صحیح) ہیں اور انھیں کئی نے ضعیف قرار دیا۔ (المغنی فی الضعفاء ۷۵/۱ ت ۳۴۰)

اور ان کی ایک حدیث کے بارے میں فرمایا: "هذا حديث صالح الإسناد"

(سیر اعلام النبلاء ۲۳۹/۱۲)

ذہبی کا یہ کلام باہم متعارض ہو کر ساقط ہے۔

☆ ابن عقدہ رافضی نے احمد بن عبدالجبار پر جرح کی تھی، لیکن خود ابن عقدہ کے چور اور ساقط العدالت ہونے کی وجہ سے یہ جرح مردود ہے۔

☆ حاکم نے کہا: " و اختلف فيه شيوخنا ولم يكن من أصحاب الحديث " ہمارے اساتذہ کا ان کے بارے میں اختلاف ہے اور وہ اصحاب الحدیث میں سے نہیں تھے۔ (سوالات الحاکم للدارقطنی ص ۸۶۔۸۷ ت ۵)

حافظ مزی نے بغیر کسی سند کے حاکم سے نقل کیا کہ انھوں نے کہا:

" ليس بالقوى عندهم تركه أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد يعني ابن عقدة " وہ ان کے نزدیک القوی نہیں، اسے ابن عقدہ (رافضی) نے ترک کر دیا تھا۔

(تہذیب الکمال ۵۴/۱۔۵۵، ۳۷ جلدوں والا نسخہ ۳۸۰/۱)

حاکم صاحب المستدرک سے یہ جرح باسند صحیح ثابت نہیں اور عین ممکن ہے کہ یہ ابو احمد الحاکم الکبیر کا کلام ہو۔ واللہ اعلم

[دوسرے یہ کہ ابن عقدہ (چور) کے کسی راوی کو ترک کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟!]

اس کے برعکس خود حاکم نیشاپوری سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے احمد بن عبدالجبار کی بیان کردہ حدیث کو "هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه" کہا۔

(المستدرک ۲۵۴/۴ ح ۷۶۴۹)

اگر جرح ثابت بھی ہوتو یہ دونوں (جرح وتعدیل) باہم ٹکرا کر ساقط ہیں۔

(دیکھئے میزان الاعتدال ۵۵۲/۲ ترجمۃ عبدالرحمٰن بن ثابت بن الصامت)

فائدہ: حاکم نے ایک سند کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے اور اس سند میں احمد بن عبدالجبار بھی ہیں۔ (دیکھئے المستدرک ۴۸۹/۱ ح ۱۷۹۷)

لہٰذا راجح یہی ہے کہ وہ احمد بن عبدالجبار کے موثقین میں سے تھے اور اسی وجہ سے موثقین میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

۵: حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا: "ضعيف و سماعه للسيرة صحيح"

(تقریب التہذیب: ۶۴)

فائدہ: تحریر تقریب التہذیب میں حافظ ابن حجر کا رد کیا گیا ہے اور احمد بن عبدالجبار کو "بل: صدوق حسن الحديث ربما خالف" قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھئے ج ۱ ص ۶۷۔۶۸)

۶: صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی نے کہا: "إلا أنه ضعيف"

(الوافی بالوفیات ۱۰/۷ ت ۶۱۷)

۷: ابوسعد عبدالکریم بن محمد السمعانی نے کہا: "وكان ضعيفًا تكلموا فيه ..."

(الانساب ۲۰۸/۴، العطاردی)

۸: ابن الجوزی نے احمد بن عبدالجبار کو کتاب الضعفاء والمتروکین (۷۵/۱ ت ۱۹۵) میں ذکر کیا۔

۹: ہیثمی نے کہا: "ضعيف" (مجمع الزوائد ۲۹۶/۳)

**موثقین اور توثیق:**

جارحین اور ان کی جرح کے تعارف کے بعد اب موثقین اور ان کی توثیق پیش خدمت ہے:

۱: ثقہ راوی ابوعبیدہ السری بن یحییٰ ابن اخی ھناد نے احمد بن عبدالجبار العطاردی کے بارے میں فرمایا: " ثقة " وہ قابل اعتماد راوی ہیں۔ (تاریخ بغداد ۲۶۳/۴، وسندہ صحیح)

۲: امام دارقطنی نے فرمایا: " لا باس به و اثنی علیه أبو کریب ... "
ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں اور ابو کریب نے ان کی تعریف بیان کی ہے۔
(سوالات حمزہ بن یوسف السہمی للدارقطنی: ۱۶۳)

۳: ابن حبان نے احمد بن عبدالجبار کو ثقہ راویوں میں ذکر کر کے کہا:
" ربما خالف ، لم أر في حديثه شيئًا يجب أن يعدل به عن سبيل العدول إلى سنن المجروحين " وہ بعض اوقات مخالفت کرتے تھے، میں نے اُن کی حدیث میں ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو انھیں ثقہ راویوں سے نکال کر مجروح راویوں میں شامل کرنا ضروری قرار دے۔ (کتاب الثقات ۴۵/۸)

۴: ابوعوانہ نے ان سے صحیح ابی عوانہ میں روایتیں بیان کیں۔
مثلاً دیکھئے مسند ابی عوانہ ۹۵/۱ ح ۲۰۶، دوسرا نسخہ ۷۳/۱

۵: ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک۔ (دیکھئے جارحین اور جرح، فقرہ:۵ سے پہلے)

۶: حسین بن مسعود البغوی نے احمد بن عبدالجبار کی محمد بن فضیل بن غزوان سے بیان کردہ ایک حدیث کو " هذا حديث صحيح ، أخرجه مسلم عن واصل بن عبدالأعلىٰ عن محمد بن فضيل " کہا۔ دیکھئے شرح السنۃ (۱۴/۴۔۱۵ ح ۹۰۶)

۷: ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد بن ھبۃ اللہ بن عساکر نے احمد بن عبدالجبار کی بیان کردہ ایک حدیث کو " هذا حديث صحيح " کہا۔
(الاربعین فی مناقب امہات المومنین ۵۲/۱ ح ۳ بحوالہ مکتبہ شاملہ)

۸: خطیب نے احمد بن عبدالجبار کا دفاع کیا۔

☆ کہا جاتا ہے کہ مسلمہ بن قاسم (بذاتِ خود ضعیف) نے احمد بن عبدالجبار کو " لا بأس به " کہا۔

☆ ابویعلی الخلیلی نے کہا: " ولیس في حدیثه مناکیر لکنه روی عن القدماء، اتهموه في ذلك " اور اس کی حدیث میں منکر روایتیں نہیں، لیکن اس نے قدیم لوگوں سے روایتیں بیان کیں، اس وجہ سے انھوں نے اس پر تہمت لگائی۔ (الارشاد ۵۸۰/۲ ت ۲۸۶)

پہلا حصہ نہ جرح ہے اور نہ تعدیل، دوسرا حصہ مجہول جارحین کی جرح ہے۔

☆ سوالات الحاکم للدارقطنی (۵۲۴) میں مذکور ہے کہ انھوں نے احمد بن عبدالجبار کے سچا ہونے میں کوئی شک نہیں کیا۔ (ص ۲۸۹)

اس روایت کی سند میں نظر ہے۔

☆ بعض الناس نے مغلطائی کی اکمال (۱/ ورقہ ۱۸) سے نقل کیا کہ ابو محمد ابن الاخضر نے کہا: "ثقة لا باس به" یہ قول بے سند ہے، لہٰذا مردود ہے۔

۹: امام بیہقی نے احمد بن عبدالجبار کی بیان کردہ ایک حدیث کے بارے میں کہا:
" و هذا المتن أیضًا صحیح علی شرطه " اور یہ متن بھی ان (مسلم) کی شرط پر صحیح ہے۔ (السنن الکبریٰ ۳۳۲/۶)

۱۰: ابوعلی (الصدفی) نے احمد بن عبدالجبار کی حدیث کے بارے میں کہا:
" هذا حدیث صحیح " (معجم فی اصحاب القاضی الصدفی ۳۰/۱ بحوالہ مکتبہ شاملہ)

۱۱: معجم ابن عساکر (۲۲/۲ ح ۱۰۹۰) میں احمد بن عبدالجبار کی بیان کردہ ایک روایت کو صحیح لکھا ہوا ہے۔ (بحوالہ مکتبہ شاملہ)

☆ مشیخۃ ابن البخاری (۵۵۲/۷/ ۱۱۸۹) میں احمد بن عبدالجبار کی بیان کردہ ایک حدیث کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ "هذا حدیث صحیح" (مکتبہ شاملہ)

☆ ابوکریب الہمدانی رحمہ اللہ سے بھی احمد بن عبدالجبار کی تعریف مروی ہے۔ واللہ اعلم

**خلاصۃ التحقیق:** احمد بن عبدالجبار پر ۹ محدثین کی جرح اور ۱۱ محدثین کی توثیق ثابت ہے، لہٰذا وہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث تھے۔ رحمہ اللہ

(۳/ جنوری ۲۰۱۱ء)